باب: 08

عبد اللہؓ ابن مسعود

(Abdullah ibn Masood rza, ???-655 AD)

عبد اللہؓ کا بچپن اور نوجوانی کا بیشتر حصہ مکہ کی دور افتادہ پہاڑیوں میں کٹا۔ آپ ایک عرصہ تک "ابن اُمّ عبد "یعنی" غلام کی ماں کا بیٹا" کے نام سے پکارے جاتے تھے۔ آپ کے والد کا نام مسعود ہے۔ آپ کی تاریخِ پیدائش کے متعلق کسی حوالے میں ذکر نہیں ملتا۔ اپنے ابتدائی ایام میں آپ قبیلہ قریش کے عقبہ ابن معیط کی بکریاں چرانے پر مامور رہے۔

اُن دنوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش کی ایذا رسانی کا سامنا رہا کرتا تھا۔ اس سے بچنے کے لیے آپؐ مکہ سے باہر آس پاس کی پہاڑیوں کی طرف نکل جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپؐ اُس طرف پہنچ گئے جدھر عبد اللہ بکریاں چرا رہے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ بھی آپؐ کے ساتھ تھے۔ اس وقت دونوں ہی سخت پیاسے ہو رہے تھے، چنانچہ انہوں نے عبد اللہ سے فرمائش کی کہ اپنی بکریوں کا کچھ دودھ نکال کر انہیں پینے کے لیے دیں۔ عبد اللہ نے جواب دیا" میں ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ میں اِن بکریوں کا مالک نہیں ہوں"۔ ان دونوں حضرات کو عبد اللہ کی یہ دیانت بہت پسند آئی۔ آنحضرتؐ نے نوجوان کو بہت سراہا۔

عبد اللہؓ کو جب پتہ چلا کہ آپ کو سراہنے والے محمد مصطفیؐ ہیں تو آپ، رسول اکرمؐ کی ذات سے اس قدر متاثر ہوئے کہ نہ صرف مسلمان ہو گئے بلکہ فوراً اپنے آپ کو حضورؐ کا غلام بننے کے لیے پیش کر دیا۔ رسول کریمؐ کی جانب سے قبولیت بھی عطا ہو گئی۔ اس کے بعد عبد اللہؓ کو آنحضرتؐ کی دائمی قربت نصیب ہو گئی۔ آنحضرتؐ کی تربیت اور کُل وقت کے ساتھ نے آپ کی شخصیت کو بالکل بدل کر رکھ دیا۔

عبد اللہؓ ابن مسعود نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن پڑھا تو بہترین قاری بن گئے۔ قرآن فہمی شروع کی تو اس میں بھی بہت کم وقت میں دسترس (skill) حاصل کر لی۔ اسی طرح آپ شریعت کی واقفیت میں بھی جلد ممتاز ہو گئے۔

عبد اللہؓ ابن مسعود جامع القرآن تھے۔ آپ محدث بھی تھے اور ایک بڑے فقیہ بھی۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ ایک مجاہد بھی تھے اور اسلام کے نام پر اپنی جان نچھاور کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔

آپ اپنی دلیرانہ طبیعت میں حضرت عمرؓ سے کچھ کم نہ تھے۔ یہ اُن دنوں کا واقعہ ہے جب مسلمان ابھی تعداد میں کم تھے کہ ایک مرتبہ رسول اکرمؐ نے مکہ میں موجود لوگوں سے سوال کیا کہ "اب تک قریش نے قرآن اپنے کانوں سے نہیں سنا، تم میں سے کوئی ہے جو مسجد میں بلند آواز سے قرآن کی تلاوت کرکے ان کو سنائے۔؟" حضرت عبداللہؓ نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ لوگوں نے بتایا کہ اس میں تمھارے لیے خطرہ بھی ہے۔ آپ نے کہا کہ اللہ حفاظت کرنے والا ہے۔ آپ مسجد پہنچے اور مقامِ ابراھیم پر کھڑے ہوگئے اور سورۃ الرحمٰن کی آیات بآواز بلند تلاوت کیں۔ قریش نے سنا اور انہیں جب یہ معلوم ہوا کہ یہ وہی کلام ہے جو محمدؐ لے کر آئے ہیں تو سب نے عبداللہؓ پر حملہ کر دیا جس سے آپ شدید زخمی ہوگئے۔ ساتھیوں نے کہا کہ آخر وہی ہوا جس کا ہمیں خطرہ تھا۔ عبداللہؓ ابن مسعود نے جواب دیا "۔۔ واللہ! اس وقت مجھ کو جو راحت نصیب ہے یقیناً اللہ کے دشمن ویسی کیفیت میں نہیں ہیں۔ اگر مجھے موقع ملے گا، کل پھر میں یہی کام کرنے کے لیے بہ خوشی تیار ہوں۔۔"۔

حضرت عمرؓ کا دور تھا۔ ایک مرتبہ ایک شخص آپ کے پاس پہنچا اور کہا امیر المومنین! میں کوفہ سے آرہا ہوں وہاں ایک شخص قرآن کی کاپیاں اپنے حافظہ کی بنیاد پر تیار کر رہا ہے۔ حضرت عمرؓ بہت طیش میں آگئے اور پوچھا، وہ کون ہے؟ جواب ملا، عبداللہؓ ابن مسعود۔ حضرت عمرؓ کا سارا غصہ جاتا رہا اور کہا "۔۔ میں نہیں جانتا قرآن کا کام اس وقت عبداللہؓ ابن مسعود سے بہتر کوئی کرنے کا اہل ہے۔۔"۔ پھر فرمایا "۔۔ میں تمھیں ایک مرتبہ کا واقعہ بتاتا ہوں۔ میں اور ابو بکر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں داخل ہوئے تو عبداللہ نماز میں قرآن کی تلاوت کر رہے تھے۔ ہم سننے کے لیے رک گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف پلٹ کر فرمایا" تم میں سے جو بھی قرآن کو اپنی پوری صحت سے ادا کرنا چاہتا ہو تو ابن امّ عبد جیسا پڑھو"۔ پھر عبداللہ نے نماز سے فارغ ہو کر جب دعا کے لیے اپنے ہاتھ اُٹھائے تو رسول کریمؐ ان سے اس قدر خوش تھے کہ انہوں نے فرمایا" تم جو مانگتے ہو وہ مل جائے گا، تم جو مانگتے ہو وہ مل جائے گا"۔ ابو بکرؓ اور میں، عبداللہ ابن مسعود کے پاس گئے اور انہیں آپؐ کی دی ہوئی خوشخبری سنائی۔۔"۔

عبداللہؓ ابن مسعود جب مرض الموت میں مبتلا تھے وہ دَور، حضرت عثمانؓ کی خلافت کا تھا۔ حضرت عثمانؓ نے آپ کے گھر والوں کے لیے کچھ مالی امداد کرنا چاہی تو آپ نے کہا "۔۔ آپ ان کی کیوں فکر کرتے ہیں، میں نے انہیں سورۃ الواقعہ سکھا دی ہے اور انہیں رسول کریمؐ کی حدیث بھی بتا دی ہے کہ جو کوئی ہر رات سورۃ الواقعہ کی تلاوت کرکے سوئے گا وہ کبھی تنگدست نہ ہوگا۔۔"۔ سنہ 34ھ میں اُسی رات آپ اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ ان لمحات میں آپ کی زبان پر کلماتِ قرآنی جاری تھے۔

Siddiqui Publications